بدمذہبوں کی تقریر سننے اور تحریر پڑھنے کا شرعی حکم
کیا سُنیں؟
کیا پڑھیں؟
مصنف
محمد آصف اقبال
ناشر: نور شریعت اکیڈمی لائٹ ہاؤس کراچی

کیا سُنیں؟ کیا پڑھیں؟

فہرست مضامین

سب کی نہیں سننی

"سنو سب کی، کرو اپنے من کی" یہ جملہ ہم نے نہ صرف عوام بلکہ بعض "بڑے" دانشوروں سے بھی سنا ہے، الفاظ کی خوبصورتی اور مفہوم کی دلکشی پر مشتمل یہ جملہ سننے میں کافی اچھا لگتا ہے۔ عربی کے دامن میں بھی کچھ ایسے جملے مل جاتے ہیں جیسے "خُذْ مَاصَفَا وَدَعْ مَاکَدِرَ (یعنی اچھالے لو، خراب چھوڑ دو" یہاں بھی وہی مفہوم پوری آب و تاب سے موجود ہے (الا فی مقامہ)۔ مگر اس طرح کی باتیں اسلامی تعلیمات سے متصادم نظر آتی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودیوں کی باتیں سننے، لکھنے اور تورات پڑھنے سے خود بانی اسلام حضور نبی کریم ﷺ نے روک دیا۔ (شرح السنۃ، 1/219۔ سنن دارمی، 1/126)

معلوم ہوا کہ **"سب کی نہیں سننی"** اور **"اچھے اور خراب"** دونوں پر مشتمل تحریر نہیں پڑھنی، جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی ہستی جن کی رائے کے موافق کئی موقعوں پر آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں، انہیں منع کر دیا گیا تو ہم کس گنتی و شمار میں ہیں۔ لہٰذا ہر صحیح العقیدہ سنی مسلمان پر لازم ہے کہ بد مذہبوں کی کتب پڑھنا تو دور کی بات انہیں ہاتھ بھی نہ لگائے، ان کی محافل و مجالس میں بیٹھے نہ ان کی کوئی بات سنے، خود کو ان سے اور ان کی کتابوں سے دور رکھے کیونکہ یہ ایمانیات کے لیے زہر قاتل سے زیادہ تباہ کن و خطرناک ہیں، ایمان و عقیدہ کی تباہی و بربادی کا سبب ہیں۔ سننا ہے تو اہلسنت و جماعت کے مستند و قابل اعتماد خطباء

و مقررین کو سنیے اور پڑھنا ہے تو سنی مصنفین و مؤلفین کی ایمان افروز کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے تاکہ ایمان و عقیدہ محفوظ و مضبوط رہیں۔ یہاں یہ ذہن نشین رہے کہ دور حاضر میں دشمنان اسلام و سنیت کو الزامی جواب دینے اور گھر کی گواہی کی خاطر بعض خاص علما کرام اس حکم سے خارج ہیں۔

میڈیا سے ہوشیار:

آج اس مسئلے کو جتنا عام کرنے کی ضرورت ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ باطل قوتیں پرنٹ، الیکٹرونک اور سوشل میڈیا(یوٹیوب، فیس بک، ٹوئیٹر، وہاٹس ایپ، ٹیلی گرام)الغرض ہر میدان میں بدعقیدگی و گمراہی کے مہلک ہتھیاروں سے لیس پوری قوت کے ساتھ موجود ہیں جبکہ اہل حق کے **"مضبوط نیٹ ورکس"** آٹے میں نمک برابر ہیں، گنتی کے چند شہسوار اپنی بساط بھر یہ "جنگ" تنہا لڑ رہے ہیں، اکابر اور بڑوں کی اِس محاذ پر **"مسلسل توجہ"** خال خال نظر آتی ہے۔ البتہ کچھ عرصہ پہلے بیداری کی چند لہریں اُٹھیں ہیں، اللہ تعالیٰ اس بیداری کو قائم و دائم رکھے۔(امین)
آج سوشل میڈیا پر بدمذہبوں کے سینکڑوں گروپس اپنے باطل نظریات کو پھیلانے میں سرگرم ہیں، بدمذہبی پر مشتمل مواد تحریر اور تقریر کے ذریعے پھیلایا جارہا ہے، ڈھیروں ڈھیر ویڈیو کلپس اور امیجز فیس بک وغیرہ پر شیئر ہورہے ہیں جن کو ہمارے بہت سارے سنی بھائی نہ صرف پڑھتے سنتے ہیں بلکہ آگے بھی فارورڈ کرتے ہیں اور یوں بدمذہبی کی تبلیغ واشاعت کا سبب بن جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ بدمذہبوں کی تقریر

سننے اور تحریر پڑھنے کا مسئلہ کوئی معمولی نوعیت کا نہیں بلکہ اس کا تعلق دین وایمان سے ہے جیسا کہ اِس مضمون کے مطالعہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔

مسئلہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے پیش نظر رسالے میں ہم **قرآن وسنت اور بزرگوں کے اقوال واحوال، مستند واقعات اور مفتیان کرام ومشائخ عظام کے فتاوی وفرامین کی روشنی میں اہل باطل اور بدمذہبوں کی بات سننے اور پڑھنے کے متعلق بالخصوص اور ان سے میل جول ومعاشرتی روابط رکھنے کے بارے میں بالعموم** گفتگو کریں گے۔ اس رسالے میں ہمارے مخاطب وہ عوام اہلسنت ہیں جن کو دیکھ کر بدمذہبی پھیلانے والوں کی رال ٹپکنے لگتی ہے اور مقصد یہ ہے کہ عوام کو لباس خضر پہننے والے ڈاکوؤں سے خبردار کیا جائے اور شہد دکھا کر زہر پلانے والوں کی واردات سے بچایا جائے۔ اللہ تعالی حق وسچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے (امین)

اللہ تعالی کیا فرماتا ہے؟

کان، آنکھ اور دل سے سوال:

اللہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ السَّمۡعَ وَ الۡبَصَرَ وَ الۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا (پ15، بنی اسرائیل:36) بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔ (ترجمہ از کنزالایمان)

امام محمد بن احمد شمس الدین قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے تحت فرمایا:

ان میں سے ہر عضو نے جو ارتکاب کیا ہو گا اُس کے متعلق پوچھا جائے گا، دل سے

پوچھا جائے گا: کس چیز میں غور کیا اور کس بات پر عقیدہ رکھا؟ کان سے پوچھا جائے گا: کیا سنا تھا؟ اور آنکھ سے پوچھا جائے گا: کیا دیکھا تھا؟ اور یہ معنیٰ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان سے ہر اُس شے کے بارے میں پوچھے گا جس کا اُس کے دل، کان اور آنکھ نے احاطہ کیا ہو گا اور اِس کی مثال یہ ارشادِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے: ''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' یوں ہی انسان اپنے اعضاء پر نگہبان ہے۔ (تفسیر قرطبی، 10/189)

امام عبداللہ بن احمد حافظ الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ آیت طیبہ کے تحت فرماتے ہیں: بروزِ قیامت انسان سے کہا جائے گا: تونے وہ کیوں سنا جس کا سننا تیرے لئے حلال نہیں تھا، تونے وہ کیوں دیکھا جسے دیکھنا تیرے لئے حلال نہیں تھا اور تونے ایسی شے کا عزم وارادہ کیوں کیا جس کا عزم تیرے لئے حلال نہیں تھا۔ (تفسیر نسفی، ص623)

اپنے پروردگار کے فرمان اور اِس کی تفسیر پر غور کیجئے کہ جب دل، کان، آنکھ الغرض ہر عضو سے سوال ہونا ہے تو پھر روز محشر یہ بھی پوچھا جائے گا کہ فلاں بدمذہب کی تحریر کیوں پڑھی؟ بدمذہبی پر مبنی لٹریچر کیوں دیکھا، پڑھا اور آگے بڑھایا؟ فلاں بدمذہب خطیب کی تقریر کیوں سنی؟ کیا اُس وقت کوئی جواب بن پڑے گا، ہرگز نہیں! اگر اِس معاملے میں پھنس گئے تو چھٹکارے کی تمام راہیں بند ہو کر رہ جائیں گی۔ ہوش کے ناخن لیجئے! اِس کا تو تصور بھی رونگٹے کھڑے کرنے والا ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

تورات پڑھنے کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ(پ2، البقرہ:208) اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔(ترجمہ از کنز الایمان)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گزارش کی کہ اگر اِجازت ہو تو نماز میں کچھ آیتیں توریت شریف کی بھی ہم لوگ پڑھ لیا کریں ؟اِس پر یہ آیت مقدسہ اِرشاد فرمائی۔(تفسیر در منثور، 1/579)

ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ توریت شریف جس کے "کلام اللہ" ہونے میں کوئی شک نہیں مگر جب شریر لوگوں نے اس میں تبدیلی کردی اور وہ منسوخ ہو گئی تو اُسے پڑھنے کی ممانعت فرمادی گئی تو پھر بد مذہبوں کی ایمان سوز کتابیں، رسالے اور سوشل میڈیا پر موجود پوسٹیں وغیرہ کس گنتی میں ہیں؟ انہیں پڑھنا تو بدرجہ اولی شیطان کے قدموں پر چلنا قرار پائے گا۔ فَتَدَبَّرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار

اللہ کریم ایک اور جگہ فرماتا ہے: وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (پ7، الانعام:68) اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو

ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منھ پھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔(ترجمہ از کنزالایمان)

صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: **اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں، اس سے ثابت ہو گیا کہ کُفّار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا، سننے کے لئے شرکت کرنا جائز نہیں** اور (علمائے حق کا) رد و جواب کے لئے جانا مُجالَست (یعنی ساتھ بیٹھنا) نہیں بلکہ اظہارِ حق ہے، (علماء کے لیے) ممنوع نہیں۔(خزائن العرفان)

دین کی آڑ میں بد مذہبی کا فروغ:

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری صاحب زید مجدہ تفسیر صراط الجنان، جلد3، صفحہ 134 پر اِسی آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں: یاد رہے کہ بد مذہبوں کی محفل میں جانا اور ان کی تقریر سننا ناجائز و حرام اور اپنے آپ کو بد مذہبی و گمراہی پر پیش کرنے والا کام ہے، ان کی تقاریر آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل ہوں خواہ احادیثِ مبارَکہ پر، اچھی باتیں چننے کا زعم رکھ کر بھی انہیں سننا ہر گز جائز نہیں، عین ممکن بلکہ اکثر طور پر واقع ہے کہ گمراہ شخص اپنی تقریر میں قرآن و حدیث کی شرح و وضاحت کی آڑ میں ضرور کچھ باتیں اپنی بد مذہبی کی بھی ملا دیا کرتے ہیں اور قوی خدشہ بلکہ وقوع کا مشاہدہ ہے کہ وہ باتیں تقریر سننے والے کے ذہن میں راسخ ہو کر

دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گمراہ و بے دین کی تقریر و گفتگو سننے والا عموماً خود بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔ ہمارے اسلاف اپنے ایمان کے بارے میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے، لہٰذا باوجود یہ کہ وہ عقیدے میں انتہائی متصلب و پختہ ہوتے پھر بھی وہ کسی بد مذہب کی بات سننا ہرگز گوارا نہ فرماتے تھے اگرچہ وہ سو بار یقین دہانی کراتا کہ میں صرف قرآن و حدیث بیان کروں گا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں اسلاف کا عمل نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "سیدنا سعید بن جبیر شاگردِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو راستہ میں ایک بد مذہب ملا۔ کہا: کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی: ایک کلمہ۔ اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا: وَلَا نِصْفَ کَلِمَۃٍ یعنی آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: یہ "اُن" میں سے ہے یعنی گمراہوں میں سے ہے۔

امام محمد بن سیرین شاگردِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو بد مذہب آئے۔ عرض کی: کچھ آیاتِ کلام اللہ آپ کو سنائیں! فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی: کچھ احادیثِ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سنائیں! فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا: تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھا جاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی: اے امام! آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے؟ فرمایا: میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ

میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں۔

پھر (امام اہلسنت نے) فرمایا: آئمہ کو تو یہ خوف اور اب عوام کو یہ جرأت ہے۔ دیکھو! امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بتائی: اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایَفْتِنُوْنَکُمْ یعنی ان (بدمذہبوں) سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ دیکھو! نجات کی راہ وہی ہے جو تمہارے رب نے بتائی: ''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ''(انعام:68) یاد آئے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے۔ بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ۔(فتاوی رضویہ، 15/106)

میرے بھولے سنی بھائیو! غور کیجئے کہ ہمیں ہمارا پاک پروردگار ایسوں کی صحبت اپنانے اور ان کی ایمان سوز باتیں سننے سے منع فرما رہا ہے، اس لئے عافیت وسلامتی اِسی میں ہے کہ ہم اُن کی صحبت، اجتماع و جلسہ اور تقریر و تحریر سے مکمل طور پر دُور رہیں۔

بدمذہبوں کے متعلق احادیث مبارکہ

قرآن کریم کے ساتھ ساتھ احادیث کریمہ میں بھی اِن معاملات کی مذمت وارد ہے۔ آیئے اس حوالے سے ارشاداتِ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1)۔۔۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: ہم یہودیوں سے کئی ایسی باتیں سُنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں کیا ہمیں

اجازت ہے کہ ہم ان میں سے کچھ باتیں لکھ لیا کریں؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم دینِ اسلام کے مکمل اور کافی ہونے میں حیران و پریشان ہو کہ دوسروں کی باتوں کی طرف توجہ دیتے ہو جیسا کہ یہودی اور عیسائی اپنے مذہب میں حیران ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے پر اکتفاء نہ کر کے اِدھر اُدھر مصروف ہو گئے۔(سن لو) میں تمہارے پاس یہ واضح اور پاکیزہ شریعت لے کر آیا ہوں۔

(شرح السنۃ، 1/219)

(2)۔۔۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بدمذہب کی طرف اس لئے چل کر گیا تاکہ اُس کی تعظیم و توقیر کرے اُس نے یقیناً اسلام کو ڈھانے پر مدد کی۔(حلیۃ الاولیا، 6/97)

بدمذہبوں کے پاس جائیں نہ جانے دیں:

(3)۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی بدمذہب سے بغض کی وجہ سے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا اور جس نے کسی کو بدمذہب کے پاس جانے سے روک لیا اللہ تعالیٰ اُسے بروزِ قیامت بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا اور جس نے کسی بدمذہب کو سلام کیا، اُس سے خوش ہو کر ملا اور خوشی کے ساتھ اُس کا استقبال کیا اُس نے اُس شے کی توہین و تذلیل کی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اُتارا ہے۔(حلیۃ الاولیاء، 8/199)

(4)۔۔۔ایک روایت میں یوں ہے: جس نے کسی بدمذہب کو جھڑکا اللہ تعالیٰ اُسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا اور جس نے کسی بدمذہب کو ذلیل کیا اللہ تعالیٰ اُس کے 100 درجے بلند فرمائے گا۔(الصواعق المحرقۃ، ص250)

(5)۔۔۔نیز ایک روایت میں یہ آیا ہے: جس نے کسی بدمذہب کی بے عزتی کی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرمادے گا۔(حلیۃ الاولیا، 8/200)

(6)۔۔۔حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدمذہب کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ بدمذہبی چھوڑ دے۔(الصواعق المحرقۃ، ص250)

بدمذہبوں کی نئی نئی باتیں:

(7)۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں، نہ تمہارے باپ داداؤں نے، ان کو اپنے اور اپنے کو ان سے دور رکھو، وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح مسلم، مقدمہ، ص16)

میرے عزیز بھائیو! غور فرمایئے کہ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان حق ترجمان سے بدمذہبوں اور ان کی بدمذہبی کی کس قدر مذمت فرمائی کہ ایسوں کے پاس جانے اور اُن کی تعظیم کو اسلام کا ڈھانا اور انہیں سلام کرنا یا خوش

ہو کر ملنا یا استقبال کرنا دین کی توہین قرار دیا جبکہ بد مذہبوں سے منہ پھیرنے والوں کو امان الٰہی کی خوشخبری اور اِن کو جھڑکنے والوں کو جنتی درجات کی بشارت عطا فرمائی۔ یہ بھی اشارہ فرمایا کہ جب اُن کے اپنے اعمال قبول نہیں تو پھر اُن کے پاس جانے والوں ،ان کی تحریر پڑھنے اور تقریر سننے والوں کو کیا فائدہ حاصل ہو گا؟ آخری روایت میں تو بالکل واضح طور پر فرما دیا:"وہ تمہارے پاس دین کی ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔"

پچھلی چند صدیوں میں اہل باطل اور بد مذہبوں نے اسلام میں بہت سے نئے عقائد و نظریات ایجاد کیے ہیں جیسے کچھ لوگوں نے یہ نیا عقیدہ گھڑ لیا کہ "اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے"(معاذاللہ) یا یہ گندہ عقیدہ بنا لیا کہ "حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جتنا علم ہے اُتنا تو جانوروں کو بھی ہے۔"(استغفر اللہ العظیم) یوں ہی یہ عقیدہ کہ "نبی مر کر مٹی میں مل گئے"(معاذاللہ) یا یہ عقیدہ ایجاد کر لیا کہ "حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے"(نعوذ باللہ من ذالک) بد مذہبوں نے یہ اور اس طرح کے دوسرے کفریہ عقیدے ایجاد کر کے حضرت محمد مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مذکورہ غیبی خبر کی تصدیق کر دی۔

اَعَاذَنَا اللّٰہ تَعَالٰی مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَغَرُوْرِعَقَائِدِھِمُ الْبَاطِلَۃ

بزرگوں کا بدمذہبوں سے سلوک

اب یہ ملاحظہ فرمایئے کہ ہمارے بزرگانِ دین کا بدمذہبوں کے ساتھ کیا رویہ تھا وہ اُن کو کتنا ناپسند کرتے تھے اور ان کی صحبت، تقریر اور تحریر سے کس قدر سختی سے منع فرتے تھے۔ ہمارے بزرگ ایسوں سے محبت ودوستی کو ایمان و عمل کے لئے سخت نقصان دہ قرار دیتے تھے، جیسا کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس نے کسی بدمذہب سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کا عمل ضائع فرمادے گا اور اُس کے دل سے ایمان کا نور نکال دے گا۔ (الصواعق المحرقۃ، ص ۲۵۰) آپ ہی کا قول ہے: نفاق کی راہ کے علاوہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی سُنی کسی بدمذہب سے محبت رکھے۔ (الابانۃ الکبری لابن بطۃ، 2/456)

بدمذہب سے دُور رہیے:

بزرگانِ دین ایسوں کے پاس بیٹھنے کو نقصان دہ بتاتے تھے حتی کہ راستے میں بدمذہب سے سامنا ہونے پر راستہ تبدیل کرنے کا کہتے تھے جیسا کہ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بدمذہب کے پاس نہ بیٹھو، یہ دل کو بیمار کر دیتا ہے۔ (البدع لابن وضاح، 2/95) حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بدمذہب کے ساتھ مت بیٹھ کیونکہ مجھے تجھ پر لعنت اُترنے کا خوف ہے۔ (اعتقاد اہل السنۃ اللالکائی، 1/138) آپ ہی کا فرمان ہے: جس کے

پاس کوئی شخص مشورہ طلب کرنے آیا اور اُس نے اُسے کسی بدمذہب کے پاس جانے کا کہا تو اُس نے دین اسلام کے ساتھ غداری کی۔ تم بدمذہبوں کے پاس جانے سے بچو کیونکہ وہ حق سے روکتے ہیں۔ (اعتقاد اہل السنۃ اللالکائی، 1/137)

حضرت یحیٰ بن ابو کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی راستے پر بدمذہب سے سامنا ہو جائے تو وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرو۔ (الشریعۃ للآجری، 1/458)

پھر یہ کہ زندگی تو زندگی رہی وہ نفوس قدسیہ تو ان کے جنازوں میں شرکت کو بھی غضب الٰہی کا سبب قرار دیا کرتے۔ چنانچہ، حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو کسی بدمذہب کے جنازہ کے ساتھ گیا وہ واپس لوٹنے تک اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے۔ (الصواعق المحرقۃ، ص250)

بدمذہب کے پیچھے نماز:

یوں ہی یہ حضرات بدمذہب کو نہ تو امامت کے لائق سمجھتے اور نہ ہی اُس سے کوئی حدیث بیان کرتے کیونکہ بدعقیدہ و بدمذہب شخص دین و دیانت کسی لحاظ سے امانت دار نہیں ہوتا۔ کسی نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: ایک شخص تقدیر کا منکر ہے، کیا میں اُس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: اسے امام نہ بناؤ۔ اس نے کہا: گاؤں میں بس وہی امام ہے اس کے علاوہ کوئی امام نہیں ہے۔ یہ سن کر آپ نے اونچی آواز میں فرمایا: اسے امام مت بناؤ، اُسے امام مت بناؤ۔

(حلیۃ الاولیاء، 7/27)

ایک اور موقع پر آپ ہی سے کسی شخص نے عرض کی: حضور! میرے دروازے کے سامنے مسجد ہے جس کا امام بدمذہب ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ اس نے کہا: کبھی رات میں بارش بھی ہوتی ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں؟ ارشاد فرمایا: تب بھی اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/30)

حضرت ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت زائدہ بن قدامہ ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کسی منکر تقدیر اور بدمذہب سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے۔

(مستخرج ابی عوانہ، 5/56)

یہ ہمارے بزرگانِ دین بدمذہبوں کی صحبت اور ان سے میل جول کو اس قدر ناپسند کیوں فرماتے تھے؟ وجہ صاف ظاہر ہے کہ وہ حضرات قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل پیرا تھے اور انہیں اپنا دین و ایمان ہر شے سے بڑھ کر عزیز تھا لہٰذا ہر وہ شے جو دین و ایمان کے لئے خطرہ ہو اور اعمال کو برباد کرنے والی ہو وہ اُس سے نفرت و بیزاری کا اظہار فرماتے تھے اور نہ صرف خود بلکہ اپنے متعلقین کو بھی ایسے معاملات سے دوری کا حکم دیتے تھے اور یہی سنت کی پیروی ہے کیونکہ ہادیٔ دو عالم ﷺ نے دوٹوک فرمادیا: بدمذہبوں کو خود سے اور خود کو ان سے دور رکھو۔

(صحیح مسلم، مقدمہ، ص16)

لیکن! آج لوگ رشتے داری، دوستی، کاروبار، نوکری یا مال و دولت کی وجہ سے بدمذہبوں سے میل جول رکھتے، ان کی باتیں سنتے اور ایمان کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔

بدمذہبوں کی بات پڑھنے یا سننے کے متعلق بزرگوں کا طریقہ

یہ تھی ہمارے اسلاف کی تعلیمات بدمذہبوں کی صحبت کے متعلق اور یہاں سے یہ پڑھئے کہ دین اسلام کی قد آور شخصیات ایسوں کی بات سننے کے حوالے سے کیارائے رکھتی ہیں؟ وہ ان کی باطل باتیں سننا تو دُوراُن کی زبان سے قرآن وحدیث سننا بھی گوارانہیں کرتے تھے(جیساکہ فتاوی رضویہ شریف کے حوالے سے بھی گزرا)، یادرہے کہ بدمذہبی والی بات زبان سے سنی جائے یا کتاب سے پڑھی جائے دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ جیساکہ مشہورومعروف بات ہے: اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْنِ ترجمہ: قلم دوزبانوں میں سے ایک ہے۔

اولاد کو بدمذہبی سے بچایئے:

اگر کوئی بدمذہب اپنی بات سنانے پر تل جاتا تو سلف صالحین کا رد عمل کیا ہوتا؟ ملاحظہ کیجئے، حضرت معمر کا بیان ہے کہ امام ابن طاوس رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرماتھے کہ اتنے میں ایک بدمذہب (معتزلی) آیااور اُس نے بات کرنا شروع کردی، حضرت نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور اپنے بیٹے سے بھی فرمایا: بیٹا! اپنی انگلیاں کانوں میں کَس کرڈال لواور اس کی ذراسی بھی بات مت سننا کیونکہ دل بہت کمزور ہے۔(اعتقاد اہل السنۃ اللالکائی، 1/ 135)

واقعی دل کمزور ہوتے ہیں اور اگر دل میں کوئی شبہ داخل ہو جائے تو وہ اِسے مزید کمزور کر دیتا ہے، کسی بزرگ سے عرض کی گئی: آپ بدمذہبوں کی بات کیوں نہیں سنتے؟ ارشاد فرمایا: دل شبہات کی وجہ سے کمزور ہو جاتے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ بدمذہب کوئی بات کہے تو وہ میرے دل میں اتر جائے اور پھر نہ نکلے۔"

امام ابن طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے اُس بدمذہب کے بات کرنے پر جو انداز اپنایا اس میں ہماری رہنمائی کے ساتھ ساتھ اولاد کی تربیت کا یہ پہلو بھی موجود ہے کہ اولاد کی تربیت نہ صرف اخلاقیات کے اعتبار سے ضروری ہے بلکہ عقیدے کی حفاظت کے لحاظ سے کئی گنا زیادہ اہم ہے، اسی لئے حضرت ابن طاوس نے اپنے صاحبزادے کو بھی بدمذہب کی بات سننے سے روک دیا۔ **کیا آج ہم اپنی اولاد کے ایمان وعقیدے کے حوالے سے فکر مند ہیں، کیا ہم نوٹ کرتے ہیں کہ ہماری اولاد کہاں سے کیا سن اور کیا پڑھ رہی ہے؟ کیا کبھی اپنے بچوں کے موبائل، ٹیبلٹ اور لیپ ٹاپ چیک کیے کہ اُن کی ہارڈ ڈسک میں کون سے مقررین کی تقریریں اور پی ڈی ایف وغیرہ کی شکل میں کن مصنفین کی کتب ہیں یا کس قسم کے ویڈیو کلپس وامیجز ہیں؟**

فوراً سے پیشتر یہ "جامع تلاشی" لیجئے، خدانخواستہ کہیں بدمذہبی کے طوطے ان کچی فصلوں کو برباد نہ کر ڈالیں اور کہیں ان کی "سادہ تختیوں" پر ایمان ومعرفت کی تحریریں جگمگانے کے بجائے ایمان سوز اور معرفت دشمن نظریات درج نہ ہو جائیں۔

مگراس کے لئے پہلے خود والدین کوتربیت کی سخت حاجت ہے ،اس کے لئے مستند و قابل اعتماد علمائے اہلسنت کی تحریر و تقریر اور درس قرآن اور درس حدیث سے استفادہ کیجئے نیز کسی جامع شرائط شیخ طریقت سے نہ صرف خود بلکہ اپنے اہل وعیال کو بھی بیعت کروائیے تاکہ قرآن وسنت کے مطابق عقائدواعمال اوراخلاق و احوال کی درست تربیت ہوسکے اور جب ایسا کرلیں گے تو پھر اپنے اور اپنے اہل وعیال کے ایمان کی بدمذہبوں سے حفاظت آسان ہو جائے گی۔

یاد رکھئے! یہ ہماری شرعی ذمہ داری ہے، کیا آپ کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان معلوم نہیں:یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ28،التحریم:6)اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔(ترجمہ از کنزالایمان)

بدمذہب کی بات سننے کا وبال:

بدمذہب سے کچھ سننا انتہائی ہلاکت خیزی کا سبب ہے اور کیوں نہ ہو کہ کسی دشمنِ دین کی بات پر دھیان دینا ایک طرح سے دین سے بغاوت ہے اور جو کسی بغاوت کا مرتکب ہوتا ہے اُس سے امان اٹھالی جاتی ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس نے کسی بدمذہب کی بات توجہ کے ساتھ سُنی وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی امان سے نکل گیا۔(حلیۃ الاولیاء، 7/28)

آپ سے یہ قول اس طرح بھی منقول ہے: جس نے کسی بدمذہب کی بات توجہ

سے سنی اور اسے اس کا بدمذہب ہونا معلوم تھا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے نکال کر نفس کے سپرد کر دیا گیا۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/36)

حضرت محمد بن نضر حارثی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس سے ملتی جلتی بات ارشاد فرمائی ہے: جس نے کسی بدمذہب کی طرف اپنے کان لگائے اور وہ جانتا بھی ہو کہ یہ بدمذہب ہے تو اس سے عصمت و حفاظت ختم کر دی جائے گی اور اُسے اُس کے نفس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ (المجالسۃ وجواہر العلم، 2/209)

بدمذہب سے ہاتھ نہ ملاؤ:

پھر یہ کہ اہل باطل جب خود نفع سے محروم ہیں تو ان کی بات سن کر دوسروں کو کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ ذرا اس قول پر نظر ڈال لیجئے، حضرت سفیان بن سعید ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے کسی بدمذہب سے کچھ سنا اللہ تعالیٰ اُس کو اِس میں نفع عطا نہیں فرمائے گا اور جس نے بدمذہب سے ہاتھ ملایا اُس نے اسلام کو کَڑی کَڑی کر کے توڑ دیا۔ (تلبیس ابلیس، ص 14)

یہاں دو اقوال مزید پڑھئے کہ اہل حق "باطل بات" سننے سے کس قدر بچتے تھے، کسی بدمذہب نے حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: مجھے آپ سے صرف ایک بات پوچھنی ہے۔ تو آپ نے اُس سے یہ کہتے ہوئے منہ پھیر لیا کہ "نہیں، آدھی بھی نہیں۔" اور انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے دوبارہ یہ بات کہی۔

(اعتقاد اہل السنۃ اللالکائی، 1/143)

منقول ہے کہ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اگر کسی بد مذہب کے کلام سے ایک کلمہ سنتے تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے۔ پھر فرماتے: ”میرے لئے اِس سے بات کرنا حلال نہیں ہے۔“ حتی کہ وہ آپ کی مجلس سے اٹھ جاتا۔

(الابانۃ الکبری لابن بطۃ، 2/473)

بدمذہبی وبے ادبی پر مشتمل کتابوں کی نحوست

اب ہم چند واقعات تحریر کرتے ہیں جن سے معلوم ہو گا کہ بد مذہبی اور بے ادبی پر مشتمل کتب پڑھنا اور اپنے پاس رکھنا کس قدر محرومی و حرماں نصیبی لاتا ہے اور ایسی کتب نورِ ایمان و نورِ معرفت کو کس طرح مدھم کر دیتی ہیں بلکہ بسا اوقات اس کو بجھا بھی دیتی ہیں۔

آئندہ یہ کتاب نہیں پڑھوں گا:

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اپنی کتاب ”رُوْحُ الْقُدُسِ فِیْ مَنَاصَحَۃِ النَّفْسِ“ میں حضرت ابو عبد اللہ بن زین یابری کے حالات میں لکھتے ہیں: آپ کا شمار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ ایک رات حجۃ الاسلام امام غزالی کے رد میں لکھی ہوئی ایک کتاب پڑھ رہے تھے کہ بینائی چلی گئی اور نظر آنا بند ہو گیا۔ آپ اسی وقت بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو گئے اور گریہ وزاری کرنے لگے اور قسم کھائی کہ میں

آئندہ کبھی یہ کتاب نہیں پڑھوں گا اور اسے خود سے دور رکھوں گا۔ چنانچہ اُسی وقت بینائی واپس لوٹ آئی۔

عارف باللہ علامہ عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ حضور حجۃ الاسلام امام غزالی کی کرامت ہے جو بعد انتقال حضرت ابو عبد اللہ بن زین کے ذریعے ظاہر ہوئی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)۔

(کشف النور عن اصحاب القبور مع الحدیقۃ الندیہ، 2/8)

دیدارِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محرومی:

مصنفِ آبِ کوثر فقیہ العصر مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب البرھان میں "اظہار تشکر" کے عنوان کے تحت یہ واقعہ نقل فرماتے ہیں: مفتی محترم سید ڈاکٹر ابراہیم حسن نے جو کہ نہایت ہی سچے پکے مومن تھے بیان فرمایا کہ کسی نے براہِ تعصب علامہ یوسف نبہانی رحمہ اللہ کے خلاف ایک رسالہ لکھ دیا اور وہ رسالہ مصنف نے ایک مدنی بزرگ جو کہ اکثر طور پر سید دو عالم، شفیع معظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دیدار سے مشرف ہوتے رہتے تھے اُن کو دیا، اُس مدنی بزرگ کا بیان ہے کہ وہ رسالہ میں نے گھر میں رکھ دیا تو زیارت والا انعام رک گیا یعنی کافی عرصہ زیارتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محروم رہا جس کی وجہ سے میں بہت غمگین ہوا اور پھر عرصہ کے بعد جب میں ایک دن زیارتِ سید الانام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نوازا گیا اور میں نے اس عرصہ تک زیارت سے محرومی کے متعلق عرض کیا تو سید دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کَیْفَ تَرَانِیْ

عِنْدَكَ هٰذَا الْكِتَابُ الَّذِیْ یَطْعَنُ فِیْهِ صَاحِبُهٗ عَلٰی حَبِیْبِنَا النَّبْهَانِیْ یعنی تو میرا دیدار کیسے حاصل کر سکتا ہے حالانکہ تیرے گھر میں وہ کتاب ہے جس میں مصنف نے ہمارے محبوب ہمارے پیارے نبہانی پر نکتہ چینی کی ہے۔ میں بیدار ہوا تو میں نے اس کتاب کو آگ لگا کر جلا دیا اور اس جلانے کے بعد پھر مجھے زیارت والا انعام شروع ہو گیا۔

(جامع کرامات اولیا، 1/7)

نواب شاہ کا عبرت ناک واقعہ:

اس سے ملتا جلتا ایک واقعہ ہمارے ایک بزرگ مرحوم فخر الدین صاحب (جن کو حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے شرف نیاز حاصل تھا) نے آج سے تقریباً بیس سال قبل راقم کو سنایا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے شہر نواب شاہ (سندھ / پاکستان) کی جامع مسجد (نزد سول ہسپتال) اوقاف کی زیر نگرانی ہے، مسجد کے احاطہ میں مدفون اس کے ایک سابق خطیب وامام حضرت مفتی ہاشم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو روزانہ رات کو خواب میں حضور خاتم الانبیاء والمرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف ملتا تھا۔ مسجد چونکہ اوقاف کی نگرانی میں تھی لہٰذا ایک بار ایسا ہوا کہ وہاں بدمذہبوں نے کوئی اجتماع کیا جس میں خطاب کے لئے ایک مقرر کو بلایا۔ حضرت امام صاحب نے خادم سے فرمایا: مسجد کی چھت پر کرسی ڈال دینا، میں بھی تو سنوں یہ کیا کہتے ہیں؟ پس حضرت نے اُس بدمذہب کی تقریر سن لی مگر اُس وقت سے مسلسل چار راتیں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت سے محروم رہے، پانچویں روز جب زیارت سے مشرف

ہوئے تو بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! چار راتیں کرم نہیں فرمایا؟ تو ارشاد فرمایا: "تم ہمارے دشمنوں کی تقریریں سنو اور ہم تمہیں اپنی زیارت کراتے رہیں، یہ کیونکر ممکن ہے۔" پھر انہوں نے سچی توبہ کی تو زیارت والی نعمت پھر سے بحال ہو گئی۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ حَبِیْبِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بدمذہبوں کی تقریر و تحریر اور مفتیانِ اسلام و مشائخ کا موقف

اب یہ بھی پڑھ لیجئے کہ بدمذہبوں کی تقریریں سننے اور ایسوں کی تحریریں پڑھنے کے متعلق برصغیر سے تعلق رکھنے والے دورِ اَخیر کے اکابر مفتیانِ اسلام و مشائخ عظام کی کیا رائے ہے؟

امام اہلسنت کا فتوی:

امام اہلسنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی معاذاللہ بدمذہب ہے تو وہ نائب شیطان ہے اس کی بات سننی سخت حرام ہے۔(فتاوی رضویہ، 23/378) ایک اور مقام پر فرمایا: نہ وہ کتابیں کہ بے دینوں یا بدمذہبوں نے لکھیں کہ ایسی کتابیں پڑھنا پڑھانا حرام ہے۔(فتاوی رضویہ، 23/693)

بدمذہب تو اپنی جگہ رہے اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ مگر جاہل "وعظ" کہتا تو امام اہلسنت اُس کی بات سننے سے بھی سختی کے ساتھ منع کرتے، چنانچہ فرماتے ہیں: جاہل خود بیان کرنے بیٹھے تو اُسے وعظ کہنا حرام ہے اور اُس کا وعظ سننا حرام ہے اور مسلمانوں کو حق ہے بلکہ مسلمانوں پر حق ہے کہ اُسے منبر سے اُتار دیں کہ اِس میں نہی منکر ہے اور نہی منکر واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ، 23/409)

بیان کرنے کی چار شرائط:

فتاوی رضویہ، جلد 29، صفحہ 70 پر واعظ میں چار باتوں کا ہونا شرط قرار دیا: (1) مسلمان ہونا (2) سُنی ہونا (3) عالم ہونا اور (4) فاسق نہ ہونا۔ دوسری شرط کو یوں بیان فرمایا: دوسری شرط سنی ہونا غیر سنی کو واعظ بنانا حرام ہے اگرچہ بالفرض وہ بات ٹھیک ہی کہے ۔ حدیث میں ہے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے دین اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ (کنزالعمال، 1/219)

صدرالشریعہ کا فتوی:

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بدمذہبیت پر مشتمل بعض کتب کے متعلق فرماتے ہیں: ان کتابوں میں کلمات کفریہ ہیں، بغیر ضرورتِ دینیہ ان کتابوں کا دیکھنا جائز نہیں، جو (عالم) انکار (رَد) کرنا چاہتا ہے یا مسلمانوں کو ان کی

خباثتوں سے آگاہ کرنا چاہتا ہے اُسے جائز ہے ورنہ ویسے ان کا پڑھنا پڑھانا حرام ہے۔(فتاوی امجدیہ،4/99)

مفتی اعظم ہند کا موقف:

بد مذہبی کی اشاعت کے لئے کوشاں ایک جماعت کی کتابیں پڑھنے کے متعلق مفتی اعظم ہند محمد مصطفی رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ کا تصدیق شدہ ایک فتوی ملاحظہ فرمایئے: ان کے لٹریچر و کتاب پڑھنے کا وہی حکم ہے جو ان کی تقریر سننے اور ان کے پاس بیٹھنے کا ہے (اور وہ یہ ہے کہ ان سے دور ونفور رہنا بہ حکم قرآن وحدیث فرض ہے)مسجدوں میں ان کے لٹریچروں، ان کی کتابوں کا سنانا اور سخت منع ہے۔ اللہ تعالٰی مسلمانوں کو فتنہ سے بچائے، ان کا ایمان سلامت رکھے، آمین ثم آمین۔واللہ تعالٰی اعلم (فتاوی مفتی اعظم،5/363)

مفتی اعظم پاکستان کی رائے:

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقارالدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انسانی قلب کا حال حدیث میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے: "مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرِّيْشَةِ تُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ بِفُلَاةٍ(مقدمہ سنن ابن ماجہ)یعنی انسانی دل کی مثال اُس "پَر" کی طرح ہے جو کسی میدان میں پڑا ہو اور ہوائیں اُس کو اڑا کر اُلٹ پلٹ کرتی رہیں۔" اِسی لئے کسی کتاب کو پڑھنے سے پہلے یا کسی وعظ و تقریر سننے سے پہلے یہ اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ کتاب کے مصنف یا مقرر کے نظریات واعتقادات کیسے ہیں؟ کچھ آگے مزید

فرماتے ہیں: مقصد یہ ہوا جس کے عقیدے میں خرابی ہے اس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی ایسی بات وعظ و تقریر کرتے ہوئے یا کوئی کتاب لکھتے ہوئے اپنی طرف سے اس میں شامل کر دے جو غلط ہو اور سننے والے کے دل میں بیٹھ جائے۔ جس سے اُس کا ایمان ختم ہو جائے۔

چند سطروں کے بعد تحریر فرماتے ہیں: آج کل کے عوام جو عربی زبان سے بھی ناواقف اور صحیح مذہبی معلومات سے بھی کما حقہ آگاہ نہیں ہیں، ان کو کتابیں لکھ کر اور لچھے دار تقریریں سنا کر، جن میں اپنے اعتقادات کو ایسی خوبصورتی کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے جن کو عوام بے سمجھے قبول کر لیتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں۔ آج کل جتنے فرقے اہل سنت کے خلاف اپنے مذہب و اعتقادات کو پھیلا رہے ہیں ان سب کا طریقہ کار یہی ہے۔ (وقار الفتاوی، 1/320)

فقیہ ملت کی ہدایت:

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ کے "فتاوی فیض الرسول" میں بد مذہبی کا پرچار کرنے والے دو مصنفین کی کتب کے بارے میں درج ہے: مسلمانوں کو سخت ہدایت کی جاتی ہے کہ اگر وہ اپنے دین و ایمان کا بھلا چاہیں تو شمع نیازی مرتد اور راشد الخیری گمراہ کی کتابیں ہرگز ہرگز نہ پڑھیں ورنہ شیطان مردود ان کے ایمان اور عقیدہ کو برباد کر کے جہنم میں دھکیل دے گا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین (فتاوی فیض الرسول، 1/80)

حکیم الامت کی نصیحت:

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوئی شخص اپنے ایمان پر اعتماد نہ کرے، ہر کتاب نہ پڑھے، ہر ایک کا وعظ نہ سنے، جب حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) جیسے صحابی کو توریت جیسی کتاب پڑھنے سے روک دیا گیا تو ہم کس شمار میں ہیں۔ ایمان کی دولت چوراہے میں نہ رکھو، ورنہ چوری ہو جائے گی۔ (مراۃ المناجیح، 1/184) ایک مقام پر بدمذہب قدریوں کے ساتھ نشست و برخاست اور کلام کی ممانعت کے بارے میں وارد ایک حدیث شریف کے تحت فرمایا: اس سے پتہ لگا کہ بے دینوں کے جلسوں میں جانا، ان کی کتب کا مطالعہ کرنا، انہیں دعوتیں کِھلانا سب ناجائز ہیں۔ (مراۃ المناجیح، 1/111)

شیخ الحدیث علامہ اعظمی کی رائے:

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مذہب اہل سنت و جماعت پر قائم رہیں جو سلف صالحین اور گزشتہ علمائے حرمین شریفین کا مذہب ہے۔ سنیوں کے جتنے مخالف مذاہب ہیں، ان سب سے جدا رہیں اور سب کو اپنا دینی دشمن اور مخالف جانیں۔ نہ ان کی باتوں کو سنیں نہ ان کی صحبت میں بیٹھیں۔ ان کی تقریروں اور تحریروں کو نہ سنیں نہ پڑھیں کیونکہ شیطان کو (معاذ اللہ) دل میں وسوسہ ڈالتے دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال یا آبرو کے برباد ہونے کا اندیشہ ہو وہاں ہر گز کوئی عقل مند نہیں جا سکتا اور دین و ایمان تو مسلمان کی سب سے زیادہ

عزیز چیز ہے۔ لہٰذا اس کی محافظت میں حد سے زیادہ جد وجہد اور کوشش فرض ہے۔ مال اور دنیا کی عزت اور دنیا کی زندگی تو فقط دنیا ہی تک محدود ہیں اور دین و ایمان سے تو آخرت اور ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنے والا ہے اس لئے جان ومال اور دنیاوی عزت سے بڑھ کر دین وایمان کی حفاظت کا سامان کرنا بے حد ضروری ہے۔

(جہنم کے خطرات، ص191)

امیر اہلسنّت کی تنبیہ:

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری زید مجدہ الکریم تحریر فرماتے: یاد رکھئے! اسلامی نظریات اور شرعی احکامات سے ٹکرانے والی تقریرات سننا اور تحریرات پڑھنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایک غیر شرعی کتاب کے متعلق جب میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں استفتاء پیش ہوا تو جواباً فرمایا: وہ کتاب مذہب اہلسنت کے خلاف ہے بلکہ اس میں خود اسلام کی بھی مخالفت ہے! اس کا دیکھنا، پڑھنا سُننا حرام ہے۔ ہاں جو عالم اس کا مطالعہ کرے اس کی تردید کے لئے یا اس میں جو کفر بیان ہوا اس کے انکشاف کے لئے تو اس کے لئے پڑھنا دیکھنا حرام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ، 14/358) ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ وہ اچھی صحبت اختیار کرے، صرف اور صرف علمائے اہلسنت کے مضامین اور انہیں کی کتابوں کا مطالعہ کرے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص501)

آخری بات:

محترم قارئین !ہم نے اس رسالے میں بدمذہبوں سے میل جول ،اُن کی صحبت،اُن سے بات چیت ،اُن کی تقریر سننے اور تحریر پڑھنے کی ممانعت پر قرآن کریم،احادیث طیبہ ،بزرگانِ دین کے اقوال وحالات اورمستند واقعات اور فقہاومشائخ کے فتاوی وفرامین پیش کردیئے ہیں تاکہ ہمارے بھولے بھالے سنی بھائیوں کو معلوم ہوجائے کہ **وہ کیا سنیں؟ کیاپڑھیں** ؟اور کیانہ پڑھیں اور کیانہ سنیں ؟اس طرح وہ اہل باطل کے دھوکے میں نہ آئیں اور اپنا اور اپنے اہل وعیال اور دوست احباب کا ایمان بچائیں ،بالخصوص وہ اہلسنت جو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا سے جڑے ہوئے ہیں ان سب پر لازم ہے کہ کسی بھی بدمذہب کی تقریر کا کلپ ہو یاتحریری امیج،نہ اُسے پڑھیں اور نہ ہی شئیر کریں بلکہ ایسی چیزوں کو بلاک (Block)کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس عمل میں اچھی نیت اور جائز طریقہ ہونے پر ثواب کی امید ہے۔

رسالے کا اختتام علامہ عبدالمصطفی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس نصیحت پر کرتا ہوں:"ہم اپنے سنی حنفی بھائیوں کو یہی مخلصانہ مشورہ بلکہ حکم دیتے ہیں کہ ان گمراہوں کی تقریروں، تحریروں اور صحبتوں سے بالکل قطعی طور پر پرہیز کریں کیونکہ گمراہی کے جراثیم بہت جلد اثر کرجاتے ہیں اور ہدایت کا نور بڑی مشکل اور بے حد

جد وجہد کے بعد ملتا ہے۔ خداوند کریم ہمارے برادرانِ اہل سنت کے ایمان وعقائد کی حفاظت فرمائے اور تمام گمراہوں، بددینوں اور بے دینوں کے شر سے بچائے رکھے۔ (آمین)(کراماتِ صحابہ، 71)

محمد آصف اقبال۔ کراچی، پاکستان

Asifraza2526@gmail.com

١٦ جمادی الاولی ١٤٣٩ھ / 3 فروری 2017ء